

حافظ حسن مدنی

حدیث و سنت

احادیث میں توہین رسالت ﷺ کے واقعات

ان دنوں اہانتِ رسول ﷺ پر دنیا بھر میں ایک ہنگامہ برپا ہے، اور عالم کفر اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر یہ 'حق' چھیننے پر تلا بیٹھا ہے کہ وہ دنیا کی مقدس و متبرک ترین شخصیت کی من مانی توہین کی اجازت حاصل کرے۔ اس مسئلہ کی دیگر تفصیلات سے قطع نظر ذیل میں ان احادیث کو ذکر کیا جاتا ہے جن میں دورِ نبویؐ میں توہین رسالت کرنے والوں کے واقعات درج ہیں کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے ایسے گستاخان کے ساتھ خود کیا سلوک روا رکھا؟ یہ احادیث جہاں ایک مسلمان کے ایمان و ایقان کو تازہ کرتی ہیں، وہاں اسلام کے اہانت انبیاء پر غیر متزلزل موقف کی بھی عکاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اپنے نبی کے حقوق پورے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّ نَبِيًّا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ» (الصارم المسلول، ص ۹۲)

”جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے کسی صحابی کو گالی دی، اسے

کوڑے مارے جائیں گے۔“ (احکام اہل الذمہ لابن قیم ۲/۵۸۱)

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

”اگر اس حدیث کی صحت ثابت ہو جائے تو یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ نبی کریم کو گالی دینے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کیا جائے گا، نیز یہ قتل اس کے لئے حد شرعی ہے۔“

اس سلسلے میں مختلف صحابہ کرامؓ کے فرامین حسب ذیل ہیں:

✽ حضرت ابوبکرؓ کا فرمان ہے:

لا والله ما كانت ليشبر بعد محمد ﷺ (سنن ابوداؤد: ۴۳۶۳، صحیح) مختصراً

”اپنی توہین کرنیوالے کو قتل کروادینا محمد ﷺ کے علاوہ کسی کے لئے روا نہیں ہے۔“

✽ حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا کہ وہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا تو فرمایا:

من سبَّ اللهَ أو سبَّ أحدًا من الأنبياء فاقتلوه (الصارم المسلول: ص ۱۹)

”جس نے اللہ کو یا انبیاء کرامؑ میں سے کسی کو گالی دی تو اسے قتل کر دیا جائے۔“

✽ حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ ”جس نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، اس کی گردن مار دی

جائے۔“ (مصنف عبدالرزاق: ج ۵ ص ۳۰۸)

✽ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے:

أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَدْ كَذَبَ بِرَسُولِ

اللَّهِ ﷺ وَهِيَ رَدَّةٌ يَسْتَتَابُ فَإِنْ رَجَعَ وَالْأَقْتِلَ وَأَيُّمَا مُعَاهِدٍ عَانَذَ فَسَبَّ اللَّهَ

أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَوْ جَهَرَ بِهِ فَقَدْ نَقَضَ الْعَهْدَ فَاقْتُلُوهُ (زاد المعاد ۶۰/۵)

”جس مسلمان نے اللہ یا اس کے رسول یا انبیاء میں سے کسی کو گالی دی، اس نے اللہ کے

رسول ﷺ کی تکذیب کی، وہ مرتد سمجھا جائے گا اور اس سے توبہ کروائی جائے گی، اگر وہ

رجوع کر لے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور جو معاہدہ کرنے والا شخص خفیہ یا اعلانیہ،

اللہ یا کسی نبی کو برا کہے تو اس نے وعدے کو توڑ دیا، اس لئے اسے قتل کر دو۔“

اسی حوالے سے دور نبویؐ کے واقعات اور ان پر نبی کریم ﷺ کا رد عمل ملاحظہ فرمائیں:

① واقعہ کعب بن اشرف

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى

اللَّهِ وَرَسُولَهُ؟» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ

«نَعَمْ». قَالَ: إِئْذَنْ لِي فَلَا قُلَّ، قَالَ: «قُلْ»، فَاتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا،

وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَ قَدْ عَنَانَا، فَلَمَّا سَمِعَهُ، قَالَ:

وَأَيْضًا، وَاللَّهِ لَتَمْلَنَّهُ قَالَ: إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ، وَنَكَرَهُ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ

إِلَى أَى شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسَلِّفَنِي سَلَفًا قَالَ

فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ: مَا تُرِيدُ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَائِكُمْ. قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ

أَنْزَهْنِكَ نِسَائِنَا قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَوْ لَا دَكُمْ. قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا، فَيُقَالُ:

رُهْنِ فِي وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرَهْنَكَ اللَّأْمَةَ - يَعْنِي السَّلَاحَ - قَالَ: نَعَمْ .
 وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبَى عَبَسَ بْنِ حَبِيبٍ وَ عَبَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ:
 فَجَاؤُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَتَزَلَّ إِلَيْهِمْ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ
 أَمْرَاتُهُ: إِنِّي لَا أَسْمَعُ صَوْتًا ، كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ: إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
 وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ ، قَالَ
 مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ . فَإِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ
 فَدُونَكُمْ ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ
 الطَّيِّبِ ، قَالَ: نَعَمْ ، تَحْتَى فُلَانَةٌ ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ: فَتَأْذَنْ لِي
 أَنْ أَشْمَ مِنْهُ - قَالَ: نَعَمْ ، فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنْ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ:
 فَاسْتَمَكَنْ مِنْ رَأْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ . قَالَ فَتَقَلَّبُوهُ (صحیح مسلم ۱۸۰۱، بخاری ۴۰۳۷)

”حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟

اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہؒ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہؒ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میں اس سے کچھ بات کروں (یعنی میں اس سے مصلحت کے مطابق باتیں کروں، جن سے آپؐ کی برائی تو ہوگی، لیکن اس سے وہ میرا اعتبار کر لے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہہ! (جو مصلحت ہو)۔ وہ کعب کے پاس آئے، اس سے باتیں کیں، اپنا اور محمد ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا: بخدا ابھی تم کو اور تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؒ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے اور اس کو اس وقت تک چھوڑنا برا معلوم ہوتا ہے، جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ محمد بن مسلمہؒ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایک دن یا دو دن قرض دے دو۔ کعب نے کہا: تم کیا چیز گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہؒ نے پوچھا: تو کیا چاہتا ہے؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؒ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم اپنی عورتیں کیونکر تیرے پاس گروی رکھ دیں؟ کعب نے کہا: اچھا! اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ محمد نے

کہا: ہمارے بیٹے کو لوگ طعنہ دیں گے کہ کھجور کے ایک وسق کے لئے گروی رکھا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیں گے۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے! پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس)، ابوعبس بن حبیب اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا۔ یہ آئے اور رات کو اسے بلایا۔ جب وہ ان کی طرف جانے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے جیسے اس آواز سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے کہا واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی ابونا نلہ ہیں اور باہمت مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو بھی اسے لڑائی کے لئے بلایا جائے تو چلا آئے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب وہ میری گرفت میں آجائے تو تم اپنا کام کر جانا۔ پھر کعب خوشبو لگائے ہوئے آیا تو انہوں نے کہا: تم سے کتنی عمدہ خوشبو آرہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھ لوں۔ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے! محمد نے اس کا سر سونگھا، پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو تو دوبارہ سونگھ لوں؟ اور اسے اچھی طرح تھام لیا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: اس کا کام تمام کر دو! انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔“

② نابینا شخص کا اپنی گستاخ لونڈی کو قتل کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ، وَكَانَتْ تَكْثُرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَسْبُهُ فَيَزَجِرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ذَكَرَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيهِ، فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمَغُولِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَفَقَلْتُهَا، فَأَصْبَحْتُ قَتِيلًا فُذِكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ: «أَنْشُدُ اللَّهَ: رَجُلًا لِيَ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلَّا قَامَ» فَأَقْبَلَ الْأَعْمَى يَتَذَلَّلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدِي، وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِيَ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تَكْثُرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَشْتُمُكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي أَزَجِرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتْ

الْبَارِحَةُ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعْتُ فِيكَ قُمْتُ إِلَى الْمَغُولِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَلَا أَشْهَدُوْا إِنَّ دَمَهَا هَذِرٌ»

”حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی ایک (ام ولد) لونڈی تھی جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ اکثر اللہ کے رسول ﷺ کو بُرا بھلا کہتی۔ نابینا اسے ڈانٹتا لیکن وہ نہ مانتی، منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے بُرا بھلا کہا، وہ شخص کہتا ہے: مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں دھنسا دیا، وہ مر گئی۔ صبح جب وہ مردہ پائی گئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جس نے یہ کام کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو، یہ سن کر وہ نابینا گرتا پڑتا آگے بڑھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا کام ہے، یہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور میری رفیق تھی۔ اس کے لطن سے میرے دو ہیرے جیسے بچے ہیں، لیکن وہ اکثر آپ ﷺ کو بُرا کہتی تھی، میں منع کرتا تو نہ مانتی، جھڑکتا تو بھی نہ سنتی، آخر گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا اور آپ ﷺ کی گستاخی کی، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں مارا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب لوگو گواہ رہو، اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔“ (صحیح سنن نسائی: ۳۷۹۴، سنن ابوداؤد: ۴۳۶۱، صحیح)

③ عمیر بن اُمیہ کا اپنی گستاخ بہن کو قتل کرنا

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أُمِيَّةَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتُ فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَذَنَهُ فِيهِ وَشَتَمَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَتْ مُشْرِكَةً فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيْفِ ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفَقُتِلْ أَمْنًا وَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا خَافَ عُمَيْرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «أَقْتَلْتُ أُخْتَكَ» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِينِي فِيكَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ بِنِيهَا فَسَأَلْتُهُمْ، فَسَمُّوا غَيْرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْدَرَ دَمَهَا

”حضرت عمیر بن اُمیہؓ کی ایک بہن تھی۔ جب یہ نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلتے

تو یہ انہیں آپ ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی اور نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی، وہ مشرک تھی۔ ایک دن عمیر نے اس کے لئے تلوار لپیٹ کر ساتھ اٹھ لی اور اس کے پاس آئے اور اس سے قتل کر دیا۔ اس عورت کے بیٹے کھڑے ہو گئے اور چیخنے لگے اور کہنے لگے: ہمیں معلوم ہے، اسے کس نے قتل کیا؟ یہ کیسے ہوا کہ ہماری ماں قتل کر دی گئی جبکہ ان لوگوں کے ماں باپ بھی مشرک ہیں؟ جب عمیر کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ کہیں اس کے قاتل کی بجائے کسی دوسرے کو قتل نہ کر دیں تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارے معاملے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی بہن کو قتل کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ عمیر نے جواب دیا: وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کی طرف پیغام بھیج کر، ان سے قاتلوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں صحیح قاتل کے بارے میں بتایا اور اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔“ (مجمع الزوائد ۶/۲۶۷، رواہ ثقات)

۴۷ بنو حنظلہ کی گستاخ عورت کا قتل

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حُصَيْنِ الْخَطْمِيِّ وَكَانَتْ تُؤْذِي النَّبِيَّ ﷺ وَتُعِيبُ الْإِسْلَامَ وَتُحَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: فَيَأْسَتْ بَنِي مَالِكٍ وَالنَّبِيبَ وَعَوْفٍ وَيَأْسَتْ بَنِي الْخَزْرَجِ أَطْعَمْتُ أَتَاوَى مِنْ غَيْرِكُمْ فَلَا مِنْ مُرَادٍ وَلَا مَذْحَجٍ تَرْجُونَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرَّؤْسِ كَمَا تَرْتَجِي مِرْقَ الْمُنْضَجِ وَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ عَدَى الْخَطْمِيُّ: حِينَ بَلَغَ قَوْلُهَا وَتَحْرِضُهَا اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ نَذْرًا لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا قَتْلَنَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَدْرٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ جَاءَ عُمَيْرُ بْنُ عَدَى فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا وَحَوْلَهَا نَفَرٌ مِنْ وَلَدِهَا نِيَامٌ مِنْهُمْ مَنْ تَرْضَعُهُ فِي صَدْرِهَا فَحَسَّهَا بِيَدِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّ تَرْضَعُهُ فَفَنَحَاهُ عَنْهَا ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرَ إِلَى عُمَيْرِ

فَقَالَ: «أَقْتَلْتَ بِنْتَ مَرَّوَانَ؟» قَالَ. نَعَمْ. بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَخَشِيَ عُمَيْرُ أَنْ يَكُونَ أَفْتَاتٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا يَنْتَظِحُ فِيهَا عَزَانٌ» فَإِنْ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُمَيْرُ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ: «إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ نَصَّرَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بِالْغَيْبِ فَانْظُرُوا إِلَى عُمَيْرِ بْنِ عَدَى» قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْخَطَّابِ: انْظُرُوا إِلَيَّ هَذَا الْأَعْمَى الَّذِي تَسْرَى فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَقَالَ: «لَا تَقُلِ الْأَعْمَى، وَلَكِنَّهُ الْبَصِيرُ». فَلَمَّا رَجَعَ عُمَيْرُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ بَنِيهَا فِي جَمَاعَةٍ يَذْفُونَهَا فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ حِينَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: يَا عُمَيْرُ «أَنْتَ قَتَلْتَهَا» فَقَالَ: نَعَمْ. فَكِيدُونَ جَمِيعًا ثُمَّ لَا تَنْظُرُونَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُتِلْتُمْ بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرْبَتِكُمْ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلْكُمْ فَيَوْمَئِذٍ ظَهَرَ الْإِسْلَامُ فِي بَنِي خُطَمَةَ وَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ يَسْتَخْفُونَ بِالْإِسْلَامِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ

”حضرت عبداللہ بن حارث بن فضل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عصما بنت مروان جو بنو امیہ بن زید خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور یزید بن زید بن حصین خطمی کی بیوی تھی۔ یہ نبی ﷺ کو ایذا پہنچاتی، اسلام پر عیب جوئی کرتی اور لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے خلاف ابھارتی تھی اور اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھی: ”بنو مالک، عیب اور عوف کی سرین اور بنو خزرج کی سرین کی تم پیروی کرتے ہو۔ کیا وہ تمہیں دوسرے سے پناہ دیتی ہے، جبکہ نہ اس سے مراد پوری ہوتی ہے اور نہ بچہ جنم لیتا ہے۔ تم سروں کے کلنے کے بعد اس سے ایسے ہی امید کرتے ہو جیسے گوشت بھجنے کے لئے لگائی گئی سلاخ سے شوربے کی اُمید کی جائے۔“

عمیر بن عدی خطمی کہتے ہیں: جب اس عورت کے یہ اشعار اور نبی کریم ﷺ کے خلاف ترغیب مجھ تک پہنچی تو میں نے نذر مان لی کہ اے اللہ! اگر تو نے اپنے رسول ﷺ کو مدینہ لوٹا دیا تو میں اس عورت کو ضرور قتل کروں گا۔ اس روز رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو عمیر بن عدی رات کی تاریکی میں اس کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس وقت اس کے ارد گرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے جن میں سے ایک کو وہ اپنا دودھ پلا رہی

تھی۔ جب اس نے اپنے ہاتھ سے چھو کر دیکھا تو اس کو لگا کہ وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچہ اس سے علیحدہ کیا اور اپنی تلوار اس کے سینے پر رکھی اور اس کے پیٹ کے پار اتار دی۔ پھر وہاں سے نکلے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے اور عمیر کی طرف دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے مروان کی بیٹی کو قتل کر دیا ہے؟ عمیر نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ عمیر کو ڈر محسوس ہوا کہ کہیں اس کے قتل کی وجہ سے اللہ کے رسول ناراض نہ ہوں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی دورائے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ محاورہ پہلی مرتبہ سنا تھا۔ عمیر کہتے ہیں! پھر نبی کریم ﷺ اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرو جس نے غیب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ اس نابینے کی طرف دیکھو جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں چلتا ہے، آپ نے فرمایا: اسے نابینا مت کہو یہ تو بینا ہے۔ عمیرؓ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اپنے بیٹوں کو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر اسے دفن کرتے ہوئے پایا، جب ان لوگوں نے انہیں مدینہ کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: اے عمیرؓ! کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: ہاں! چاہو تو تم سب میرے خلاف تدبیر کر لو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم سب بھی وہی بات کہو جو اس نے کہی تھی تو میں تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر دوں گا یا خود مر جاؤں گا۔ یہی وہ دن تھا کہ بنو نضہ قبیلہ میں اسلام غالب ہوا اور نہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو اپنی قوم کے ڈر سے اسلام کو حقیر سمجھتے تھے۔“

(المغازی للواقدي ۶/۱۷۳؛ الصارم المسلول علی شاتم الرسول ۹۴، ۹۵، مجمع الزوائد ۶/۶۶۰)

⑤ عبد اللہ بن نضل اور عبد اللہ بن ابی سرح کا واقعہ

یہ شخص پہلے مسلمان ہو گیا تھا، آپ نے اسے عاملِ زکوٰۃ بنا کر بھیجا تو صدقات وصول کرنے کے بعد راستے میں اپنے غلام سے ناراض ہو کر اسے قتل کر دیا اور خود مرتد ہو گیا۔

صدقات کے اونٹ ساتھ لے گیا اور جا کر مشرکین مکہ سے مل گیا۔ یہ نبی کریمؐ کی شان میں جھوگوئی کیا کرتا اور اپنی دولونڈیوں کو کہتا کہ ان اشعار کو گا کر لوگوں کو سناؤ۔ قرتبی اور قریبہ اس کی لونڈیوں کے نام تھے۔ جن میں سے ایک ماری گئی اور دوسری نے امان کی درخواست کی جسے امان دے دی گئی۔ (الصارم المملول: ۱۳۲، زرقانی شرح موطا: ۳۱۵/۲، ۳۱۴، المغازی: ۸۶۰/۲، ۸۵۹)

جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو نبی کریمؐ نے چار اشخاص اور دو عورتوں کے ماسوا سب کو امان دے دی۔ مُصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

«اقتلوهم وإن وجدتموهم متعلقين بأستار الكعبة: عكرمة بن أبي جهل وعبد الله بن خطل ومقيس بن صبابه وعبد الله بن سعد بن أبي السرح»

فاستبق إليه سعيد بن حريث وعمار بن ياسر فسبق سعيد عماراً وكان أشب الرجلين فقتله..... وأما عبد الله بن أبي سرح فإنه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله ﷺ الناس إلى البيعة جاء به حتى أوقفه على النبي. قال: يا رسول الله بايع عبد الله. قال فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثاً كل ذلك يأبى. فبايعه بعد ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال: «أما كان منكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حيث رأيته كففت يدي عن بيعته فيقتله» فقالوا: وما يدرينا يا رسول الله! ما في نفسك هلا أو مأت إلينا بعينك؟ قال «إنه لا ينبغي لنبي أن يكون له خائنة أعين»

(سنن نسائی: ۴۰۷۲، بخاری: ۱۸۴۶)

”ان افراد کو جہاں بھی پاؤ حتیٰ کہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے بھی ملیں تو ان کو قتل کر دو: عکرمہ، عبد اللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح۔ چنانچہ سعید بن حریث اور عمار بن یاسر نے عبد اللہ بن خطل کو (بیت اللہ کے پردوں پر لٹکا) پالیا تو سعید نے زیادہ جوان ہونے کی وجہ سے عمار پر سبقت کر کے اسے قتل کر دیا..... جبکہ عبد اللہ بن سرح نے حضرت عثمانؓ کے پاس پناہ لے لی۔ پھر جب نبی کریمؐ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمانؓ نے عبد اللہ کو وہاں پیش کر دیا اور نبی کریمؐ کو سفارش کی کہ اس سے بیعت فرما لیجئے۔ آپ نے تین بار سر اٹھا کر عبد اللہ بن سرح کو دیکھا لیکن اس کا اسلام قبول نہ کیا،

آخر کار تیسری بار اس سے بیعت کر لی۔ پھر اپنے صحابہ سے گویا ہوئے: کیا تم میں کوئی سمجھ دار شخص نہیں تھا کہ جب میں عبد اللہ کی بیعت قبول کرنے سے انکار کر رہا تھا تو وہ عبد اللہ کو قتل کر دیتا؟ صحابہؓ نے جواب دیا: ہمیں کیسے اس بات کا پتہ چلتا (کہ اس کو قتل کر دیا جائے)؟ آپ ہمیں آنکھ سے ہی اشارہ فرمادیتے تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ کسی نبی کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ آنکھوں سے اشارے کرے۔“

فتح الباری میں عبد اللہ بن ابی سرح کا جرم ارتداد ذکر کیا گیا ہے۔ (۹۵/۱۲) جبکہ بعض دیگر کتب سیرت میں اس کو توہین رسالت کا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

بعض دیگر واقعات

⑥ عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله إلى أبي رافع اليهودي رجلا من الأنصار فأمر عليهم عبد الله بن عتيك وكان أبو رافع يؤذي رسول الله ويعين عليه (صحیح بخاری: ۴۰۳۹)

”رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کے لئے چند انصار کا انتخاب فرمایا جن پر عبد اللہ بن عتیك کو امیر مقرر کیا گیا۔ اور یہ ابو رافع رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔“ (مزید تفصیل دیکھیں: فتح الباری: ۳۴۲/۷، ۳۴۳، تاریخ طبری: ۶/۳)

⑦ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْقَيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً سَبَّتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَتَلَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۲۰۳/۸)

”حضرت عروہ بن محمد بلقین کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کر دیا۔“

* عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْقَيْنَ أَوْ قَالَ الْفَيْنَ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَتَلَهَا (مصنف عبد الرزاق: ۹۷۰۵، المحلی از ابن حزم: ۴۱۳/۱۱، الشفاء: ۹۵۱/۲)

”ایک عورت نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، تو آپ نے فرمایا: میرے اس دشمن سے کون میرا بدلہ لے گا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ گئے اور جا کر اس کو قتل کر دیا۔“

⑧ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَسْتُمُّ النَّبِيَّ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى

مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ دَمَهَا (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۶۰۷، سنن ابوداؤد: ۴۳۶۲، 'ضعیف')
 ”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپؐ کی
 شان میں گستاخی کرتی تھی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس
 کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔“ (یعنی خون کا قصاص نہیں لیا)

⑨ عن عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
 فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا. فَبَارَزَهُ الزُّبَيْرُ. فَتَلَّهُ فَأَعْطَاهُ
 النَّبِيُّ ﷺ سَلْبَهُ (مصنف عبدالرزاق ۲۳۷/۵، ۳۰۷، رقم ۹۴۷۷)

”حضرت عکرمہ جو ابن عباسؓ کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک
 مشرک نے گالی دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ حضرت
 زبیرؓ نے کہا: میں! حضرت زبیرؓ نے اس مشرک کو لٹکا کر اور اسے قتل کر دیا، نبی کریم ﷺ نے
 مشرک کا مال غنیمت انہیں عطا کر دیا۔“

اس کے علاوہ بھی چند واقعات علمائے سیر نے درج کئے ہیں مثلاً

⑩ حوریت بن نقید کی بھوپٹرازی: نبی کریم ﷺ نے جب اس کا خون جائز قرار دیا تو
 حضرت علیؓ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ (المغازی از وادعی: ۸۵۷/۲)

⑪ بنوعمر و بن عوف کے شخص ابو عصف کا قتل: یہ ۱۲۰ سالہ بوڑھا شخص مدینہ منورہ آ کر لوگوں
 کو آپؐ کی عداوت پر بھڑکایا کرتا، بالخصوص غزوہ بدر کے بعد اس نے صحابہؓ اور حضورؐ کی شان
 میں ہجو یہ قصیدہ کہا چنانچہ سالم بن عمیر نے اسے قتل کر دیا۔ (الصارم المسلول: ص ۱۰۴)

⑫ انس بن زینم دہلی نے معاہد ہونے کے باوجود آپؐ کی بھوگوئی کی، چنانچہ خزاعہ قبیلہ
 کے ایک نوجوان نے اس پر حملہ کر کے اس کے سر پر لکڑی کی چوٹ ماری۔ لیکن اس نے اپنے
 گناہ کی معافی، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں مدح گوئی کی اور معافی کا طالب ہوا۔
 رحمۃ اللعالمین ﷺ نے اس کا خون پہلے رائیگاں قرار دینے کے باوجود اسے معاف کر دیا۔

(المغازی: ۷۹۱/۲، الصارم المسلول: ص ۱۰۶)

⑬ ایک نصرانی شخص کے بارے میں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں
 جس پر اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ (مصنف عبدالرزاق: ج ۵/ص ۳۰۷)

(۱۳) سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی تکذیب کی۔ آپ ﷺ نے علیؓ اور زبیرؓ سے فرمایا: جاؤ اگر وہ مل جائے تو اسے قتل کردو۔ (ایضاً: ج ۵ ص ۳۰۸)

(۱۴) قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب الشفاء میں ابن قانع سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے والد کو آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا تو یہ مجھ سے برداشت نہ ہوسکا، اس لئے میں نے اسے قتل کر دیا۔ تو آپ نے اس سے باز پرس نہیں فرمائی☆ (الشفاء: ۲/۲۸۹)

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے یا آپ کو جھٹلانے والے کی سزا

اسلام کی رو سے جہاں ذاتِ نبویؐ کو غیر معمولی عصمت و تقدس حاصل ہے، وہاں فرمانِ نبویؐ کی حیثیت بھی انتہائی قابلِ احترام ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ذمہ کسی قول کا بھی الزام عائد کرتا پھرے۔ ایسی کوتاہی پر جہاں زبانِ رسالت سے جہنم کی وعید صادر ہوئی ہے، وہاں دنیا میں بھی یہ امر سنگین سزا کا مستوجب ہے۔ حتیٰ کہ زیرِ نظر واقعہ میں تو نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو قتل تک کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَنِي إِلَيْكُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ تَزُوجُونِي فُلَانَةَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا: جَاءَنَا هَذَا بِشَيْءٍ مَا نَعْرِفُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَأَكْرِمُوهُ حَتَّى آتِيَكُمْ بِخَبَرِ ذَلِكَ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ: إِذْهَبَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ وَلَا أَرَاكُمْ تُدْرِكَانِهِ قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قَدْ لَدَغَتْهُ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَرَجَعَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(دلائل النبوة از تہذیبی ۲۸۶..... البتہ اس حدیث کا آخری حصہ صحیح بلکہ متواتر ہے، اس حدیث کی سند میں

عطاء بن سائب ہے جس کی قبل از اختلاط علمائے توشیح کی ہے۔ سیر اعلام النبلاء ۶/۱۱۰)

”حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی تھا، وہ انصار کی ایک بستی کی طرف آیا اور

☆ اس نوعیت کے واقعات کی مزید تفصیل کے لئے کتب حدیث کے ابواب سببِ النبی ﷺ اور محدث میں شائع ہونے والے مضمون ’توہین رسالت اور احادیثِ نبویہ‘ (مجموعہ مارچ ۲۰۰۶ء) کا مطالعہ کریں۔

کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کی مجھ سے شادی کروادو۔ اس عورت کے خاندان کے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ہمارے پاس ایسی خبر لایا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس آدمی کو عزت سے بٹھاؤ، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے کوئی اطلاع نہ لے آؤں۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو حکم دیا کہ جاؤ، اگر تم اسے پاؤ تو قتل کر دینا، میرا نہیں خیال کہ تم اُسے پالو گے۔ وہ دونوں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ایک سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا ہے۔ انہوں نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے غلط بات منسوب کرتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔“

ایسے ہی جو مسلمان شخص نبی کریم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے، تو اس کو قتل کر دینے کا تذکرہ بھی زیر نظر حدیث میں ملتا ہے۔ راقم کے پیش نظر یہاں ان واقعات کی تفصیلی بحث پیش نظر نہیں، اس لئے یہ واقعہ بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْمُنافِقِينَ وَرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُنَازَعَةٌ فِي شَيْءٍ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى الْمُنَافِقِ فَأَنْطَلَقَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لَأَقْضِيَ بَيْنَ مَنْ يَرِغْبُ عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلَقَا إِلَى عُمَرَ فَقَضَا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَعْجَلَا حَتَّى أَخْرَجَ إِلَيْكُمَا فَدَخَلَ فَاشْتَمَلَ عَلَى السَّيْفِ وَخَرَجَ فَقَتَلَ الْمُنَافِقَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أَقْضَى بَيْنَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﷻ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ فَسَمِيَ الْفَارُوقُ (تفسير درمنثور: ۱۸۱/۲، تفسير ابن كثير: ۷۸۹/۱)

”حضرت مکحول بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور منافق کے درمیان، کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے منافق کے خلاف فیصلہ فرمادیا۔ پھر وہ دونوں حضرت ابوبکرؓ کی طرف چلے گئے، انہوں نے کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا، میں اس کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا: میرے واپس آنے تک تم یہیں ٹھہرنا، حضرت عمرؓ گھر سے

تلوارِ سونت کرائے اور منافق کو قتل کر دیا اور کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ﴾ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا لقب 'فاروق' پڑ گیا۔

یہی واقعہ ایک اور حدیث میں یوں بھی بیان ہوا ہے کہ

عن أبي الأسود قال: اِخْتَصَمَ رَجُلَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَىٰ بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ رُدُّنَا إِلَىٰ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاتَّيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: قَضَىٰ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَىٰ هَذَا، فَقَالَ رُدُّنَا إِلَىٰ عُمَرَ فَقَالَ: أَكْذَلِكُ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانُكُمْ حَتَّىٰ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ فَأَقْضَىٰ بَيْنَكُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَىٰ سَيْفِهِ فَضْرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدُّنَا إِلَىٰ عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ...﴾ (لباب القول ۹۰/۱؛ درمنثور ۱۸۰/۲)

”حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا کہ عمرؓ کے پاس چلتے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دوسرے آدمی (جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے، لیکن اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: تم دونوں یہیں ٹھہرو، میں ابھی آ کر تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ تلوارِ سونت کر آئے اور جس نے کہا تھا کہ عمرؓ کے پاس چلو، اسے قتل کر دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ...﴾ ”تیرے رب کی قسم! یہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے، جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں قاضی تسلیم نہ کر لیں۔“ (النساء: ۴: ۶۵)

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں (۹۹۴/۳) اور دیگر اہل علم نے اس حدیث کو ابنِ لہیعہ کے طریق سے روایت کیا ہے لیکن یہ طریق ضعیف ہے۔ البتہ ابو مغیرہ اور شعیب بن شعیب کے طرق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ لہذا حافظ ابن کثیر نے ان شواہد کی بنا پر اس روایت کو قوی شمار کیا ہے۔ (مسند الفاروق: ۸۷۶/۲، بحوالہ أفضیة الخلفاء الراشدین: ۱۱۸۸/۲)

© rasailojaraid.com